ہر گھر لائبریری کی ضرورت

میاں محمد اشرف کی تحقیقی کتب

اسلامی تہذیب	230/-	اخلاقیات	350/-
اسلامی تہذیب واخلاق	700/-	غلامی ایک تاریخی جائزہ	1000/-
علم	200/-	اسلام اور غلامی	350/-
بدامنی	300/-	ہندو معاشرہ اور غلامی	300/-
عالمگیریت اور اس کے اثرات	350/-	امریکا اور غلامی	200/-
بدکاری	200/-	**تازہ کتب**	
ماحولیات	200/-	اسلحہ	300/-
منتخب تحریریں	300/-	نسل پرستی	300/-
غربت	260/-		

رعایت 20 فی صد (مکمل سیٹ خریدنے پر) ترسیل بذمہ ادارہ

فروغ علم اکیڈمی 1179۔ ماڈل ٹاؤن ہمک، اسلام آباد۔ فون: 051-4490380 موبائل: 0334-5503848

The Message of the Quran	*Muhammad Asad*	800/-
GEMS From The Holy Quran	*Burhanuddin Hassan*	250/-
Memoirs and Prayers of Prophets	*Nighat Nazir*	350/-
Muhammad (SAW)the First and the Last	*Nighat Nazir*	250/-
Muhammad Rasulullah (Quiz Book)	*Syed Qasim Mehmood*	60/-
Hazrat Abu Bakar Siddique (Quiz Book)	*Syed Qasim Mehmood*	60/-
Islamic Jurisprudence	*M.Asim Alhaddad*	500/-
Religion and Politics	*Naeem siddiqui*	180/-
Islamic Sufism	*Maulana Wahid Bakhsh Rabbani*	300/-
The Kashful Mahjub	*Maulana Wahid Bakhsh Rabbani*	750/-
Islamic Da,wah	*Dr.Khalid Alvi*	60/-
Fareed's Fragrence	*Trans. By :Riaz Qadeer*	900/-
The Mughul Court and its Institutions	*Abdul Aziz*	600/-
The Meaning of Islamic Art (Two vol)	*K. K. Aziz*	2400/-
The Magnificient Power Potentional of Pakistan (Maulana Wahid Bakshsh Rabbani)	*Translated by.Brig.M.Asghar*	500/-
Forts of Pakistan	*Ihsan H.Nadiem*	750/-
Punjab (Land - History - People)	*Ihsan H.Nadiem*	1600/-
State and Politics	*Brig.SaddiqueSalik*	150/-
Letters of Iqbal to Jinnah	*Prof. JhangirAllam*	25/-
A Dictionary of Muslim Names	*S. A Rahman*	100/-

ان کتب پر 40 فیصد رعایت حاصل کریں۔ نیز منی آرڈر بھیجنے پر ڈاک خرچ فری ہوگا۔

الفیصل ناشران وتاجران کتب غزنی سٹریٹ، اُردو بازار، لاہور۔ فون 7230777

توحید اور اس کے عملی تقاضے

فاروق حمید°

اسلام کے بنیادی عقائد میں اہم ترین اور اصل عقیدہ 'توحید' ہی ہے۔ یہ ایمان کا جوہر اور دین کی محکم اساس ہے۔ باقی تمام عقائد اسی ایک عقیدے کے تکمیلی پہلو ہیں۔ ایمان باللہ پر ہی سارے اسلامی عقائد و اعمال کی عمارت قائم ہے۔ جملہ احکام و قوانین کے صدور اور قوت کا مرکز اللہ کی ذات ہے۔ ہم فرشتوں پر ایمان اس لیے رکھتے ہیں کہ وہ اللہ کی مخلوق ہیں اور اسی کے حکم سے کائنات میں اپنے فرائض بجا لاتے ہیں۔ ہم رسولوں پر ایمان اس لیے لاتے ہیں کہ وہ اُسی کی طرف سے اس کا پیغام انسانوں تک پہنچاتے ہیں۔ کتابوں پر ایمان اس لیے ہے کہ اُسی اللہ کے احکامات پر مشتمل ہوتی ہیں، اگرچہ اب صرف قرآن ہی اصل شکل میں محفوظ ہے اور ہم اُسی کے مطابق زندگی گزارنے کے پابند ہیں۔ اسی طرح آخرت پر ایمان اس لیے ہے کہ وہی ذات انصاف کے دن کی مالک ہے اور وہی انسانی اعمال کے مطابق انصاف کرے گی۔ اسی پر باقی سارے اعمال کو بھی قیاس کر لیا جائے کہ وہ کیوں بجالائے جاتے ہیں تاکہ ہمارا مالک و آقا راضی ہو جائے۔

حضرت آدمؑ سے لے کر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تک جتنے انبیا و رسل آئے، اُن سب کی دعوت کا مرکزی نکتہ 'توحید' ہی تھا۔ انسانیت کی ابتدا مکمل توحید کی روشنی میں ہوئی۔ پھر جوں جوں انسانی آبادی بڑھتی گئی، انسان توحید کے سبق کو بھولنے لگا اور اللہ احد وصمد کو چھوڑ کر در در اپنی اُمیدوں اور تمناؤں کے لیے ٹھوکریں کھانے لگا اور اپنا شرفِ انسانیت کھو کر اپنی ہی تذلیل اور

° اسسٹنٹ پروفیسر، فیڈرل گورنمنٹ کالج، بہاولپور

رسوائی کا سامان کرنے لگا۔

انسان کی اس نادانی کے باوجود اللہ کی رحمت بار بار جوش میں آ کر انسانیت کو بھولا ہوا توحید کا سبق یاد دلانے کے لیے ہدایت و رہنمائی کا انتظام کرتی رہی۔ وَلِكُلِّ قَوْمٍ هَادٍ (الرعد ۱۳:۷) ''اور ہر قوم کے لیے ایک رہنما ہے''۔ وَلَقَدْ بَعَثْنَا فِيْ كُلِّ اُمَّةٍ رَّسُوْلًا (النحل ۱۶:۳۶) ''اور ہم نے ہر اُمت میں ایک رسول بھیجا''۔

توحید کے عملی پہلو اس طرح بیان ہو سکتے ہیں:

توحید فی الذات

اللہ رب العالمین کی ذات تنہا اور یکتا ہے۔ کائنات کی کوئی شے کسی بھی حیثیت میں اُس کی ذات کا حصہ نہیں ہے۔ وہ اول و آخر ہے۔ خداؤں کی کوئی جنس یا سلسلۂ نسب نہیں ہے جس کا وہ ایک فرد یا حصہ ہو۔ نہ وہ کسی کا بیٹا ہے، نہ کوئی اُس کا بیٹا ہے۔ وہ اجزا سے مرکب وجود نہیں جو قابلِ تجزیہ و تقسیم ہو۔ وہی تنہا ذات ہے جو ہر لحاظ سے تنہا، اکیلی اور احد ہے۔ توحید فی الذات کا ذکر قرآن میں جابجا کیا گیا ہے لیکن جس قدر جامع اور خوب صورت تذکرہ سورۂ اخلاص میں ملتا ہے اس کو پڑھ کر انسان حیران رہ جاتا ہے۔ ارشادِ ربانی ہے:

قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ○ اَللّٰهُ الصَّمَدُ ○ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ ○ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ ○ (الاخلاص ۱۱۲:۱-۴) کہو وہ اللہ ہے، یکتا۔ اللہ سب سے بے نیاز ہے اور سب اُس کے محتاج ہیں۔ نہ اُس کی کوئی اولاد ہے نہ وہ کسی کی اولاد ہے اور کوئی اُس کا ہمسر نہیں ہے۔

اولاد چونکہ ذات کا حصہ ہوتی ہے اس لیے مذکورہ سورت میں اس کا تذکرہ بھی کر دیا گیا اور عملی طور پر دنیا والوں نے اللہ کی اولادیں بنائی بھی ہیں، مثلاً یہودی حضرت عزیرؑ کو اللہ کا بیٹا، عیسائی حضرت عیسٰیؑ کو اللہ کا بیٹا (التوبہ ۹:۳۰) اور مشرکینِ مکہ فرشتوں کو اللہ کی بیٹیاں (بنی اسرائیل ۱۷:۴۰) کہتے رہے، اور اسی سے اُن قوموں کا عقیدۂ آخرت بھی بگڑ گیا کہ ہم اللہ کے چہیتے ہیں، وہ ہمیں سزا نہیں دے گا۔

توحید فی الصفات

اللہ تعالیٰ اپنی صفات اور خوبیوں میں بھی یکتا ہے، یہ صفات بھی اس کی ذاتی ہیں اور اس کی ذات کی طرح قدیم اور دائمی ہیں۔ سورۂ طٰہٰ میں ہے: اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَلَهُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰی (طٰہٰ ۲۰:۸) ''وہ اللہ ہے اس کے سوا کوئی خدا نہیں۔ اس کے لیے بہترین نام ہیں''۔ حدیث میں اللہ کے نام تفصیل سے ملتے ہیں۔ ارشاد نبویؐ ہے: اللہ تعالیٰ کے ننانوے نام ہیں (ترمذی و سنن ابن ماجه) جس نے ان کو حفظ کرلیا وہ جنت میں داخل ہوگا (مسلم، کتاب الذکر)۔ وہ اس کائنات کا خالق، مالک، رازق اور آقا ہے۔ اُسی نے ساری مخلوقات کو پیدا کیا ہے اور وہی سب کا مارنے والا ہے۔ وہ اپنی طاقت کے بل بوتے پر قائم ہے، اُسے کسی کے سہارے کی ضرورت نہیں، وہ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ہے (البقرہ ۲:۱۰۹) ''کوئی چیز اس کے علم اور قدرت سے باہر نہیں''۔ (الشوریٰ ۴۲:۱۲)۔ وہ ایسا ہے کہ اُس جیسی کوئی دوسری شے اس کائنات میں نہیں ہے۔ لَيْسَ كَمِثْلِهٖ شَیْءٌ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْبَصِيْرُ ○ (الشوریٰ ۴۲:۱۱) ''کائنات میں کوئی چیز اس کے مشابہہ نہیں، وہ سب کچھ سننے والا اور دیکھنے والا ہے''۔ وہ حی و قیوم ہے، لائقِ حمد وثنا ہے اور وہی معبودِ حقیقی، مسجودِ حقیقی اور منعمِ حقیقی ہے۔ اللہ کی صفات کا تذکرہ قرآن میں جگہ جگہ موجود ہے۔ آیت الکرسی (البقرہ ۲:۲۵۵) میں جامعیت کے ساتھ صفاتِ خداوندی کا بیان ہوا ہے۔ اسی طرح سورۂ حشر میں اللہ کے ناموں کا حسین گلدستہ موجود ہے۔ (الحشر ۵۹:۲۲ تا ۲۴)

توحید فی الامر

اللہ رب العالمین ہی عملاً پوری کائنات پر حکمرانی کر رہا ہے، حکم دینا اُس کا اختیارِ مطلق ہے اور پوری کائنات اس کا حکم ماننے کی پابند ہے۔ اَلَا لَهُ الْخَلْقُ وَ الْاَمْرُ (الاعراف ۷:۵۴) ''خبردار رہو، اُسی کی خلق ہے اور اُسی کا امر ہے''۔ عقلِ عام (common sense) کی بات ہے کہ کائنات کو اللہ نے پیدا کیا ہے تو حکم بھی اُسی کا چلے گا اور اس بات پر محکم ایمان و یقین رکھنا ضروری ہے کہ انسان اپنی انفرادی اور اجتماعی زندگی میں صرف اور صرف اُسی کے حکم پر عمل کرنے سے ہی توحید پر قائم رہ سکتا ہے۔ کیونکہ قرآن کریم میں بے شمار مقامات پر ذکر ہوا ہے کہ حکم صرف

اللہ کا ہی حق ہے: اِنِ الْحُکْمُ اِلَّا لِلّٰہِ (یوسف ۱۲: ۴۰، ۱۲: ۶۷) ''فرماں روائی کا اقتدار اللہ کے سوا کسی کے لیے نہیں ہے''۔ بَلْ لِّلّٰہِ الْاَمْرُ جَمِیْعًا (الرعد ۱۳: ۳۱) ''بلکہ سارا اختیار ہی اللہ کے ہاتھ میں ہے''۔ فَتَعٰلَی اللّٰہُ الْمَلِکُ الْحَقُّ (المومنون ۲۳: ۱۱۶)

سورۂ مائدہ میں تھوڑے تھوڑے وقفے کے ساتھ تین آیات آئی ہیں جن میں انسانوں کو اپنے تمام انفرادی و اجتماعی معاملات میں اللہ کے حکم سے روگردانی کی صورت میں سخت وعید سنائی گئی ہے:

اور جو لوگ اللہ کے نازل کردہ حکم کے مطابق فیصلہ نہ کریں وہی کافر ہیں...... وہی ظالم ہیں اور وہی فاسق ہیں۔ (المائدہ ۵: ۴۴، ۴۵، ۴۷)

توحید فی الامر میں یہ نکتہ خاص طور پر قابلِ ذکر ہے کہ اللہ کے حکم کے ہوتے ہوئے انسانوں کے بنائے ہوئے قوانین و دساتیر کی قطعاً کوئی حیثیت نہیں ہے۔ اگر حکم دینے کا اختیار عقلِ انسانی کو حاصل ہوتا تو شریعت نازل کرنے کی ضرورت ہی نہ تھی۔ جو لوگ انسان کے بنائے ہوئے قانون کے مطابق فیصلہ کرتے ہیں تو گویا وہ اللہ کا اختیار مخلوق کو دیتے ہیں اور یہی شرک فی الامر ہے جس میں آج کل کے مسلمان معاشرے اور حکومتیں گرفتار ہیں۔ لہٰذا انفرادی معاملات کے ساتھ ساتھ جب تک حکومت اور اقتدار بھی اللہ کے حکم کے تابع نہ ہو جائے، توحید فی الامر کی تکمیل نہ ہوگی اور جب تک توحید مکمل اور خالص نہ ہو تو اللہ کے ہاں نجات ممکن نہیں۔ اس لیے ہر شخص پر فرض ہے کہ اپنی استطاعت کے مطابق جدوجہد کرے تاکہ اللہ کا قانون نافذ ہو سکے۔

توحید فی الافعال

اس کائنات میں جس قدر تصرف اور اختیار ہوتا ہے وہ اللہ واحد کی ذات سے ہوتا ہے۔ وہ علیم و خبیر ہے، کوئی چھوٹی سے چھوٹی بات بھی اُس کے علم سے باہر نہیں۔ اگر کسی درخت کا پتہ گرتا ہے تو اس کی اجازت اور علم سے۔ (بنی اسرائیل ۱۷: ۱۱۰، اٰل عمرٰن ۳: ۵)

تمام اختیارات اُسی ذاتِ واحد کے پاس ہیں۔ کُلَّ یَوْمٍ ھُوَ فِیْ شَاْنٍ (الرحمٰن ۵۵: ۲۹) ''ہر آن وہ نئی شان میں ہے''، یعنی ہر وقت دنیائے عالم میں اس کی کارفرمائی اور حکومت کا سلسلہ جاری ہے، ہر لمحے کسی کو فنا کر رہا ہے، کسی کو زندگی بخش رہا ہے، کسی کو عروج عطا کر رہا ہے، کسی کو زوال دے رہا ہے۔ یہ معاملہ صرف افراد تک محدود نہیں ہے بلکہ قوموں کے عروج و زوال کا

فیصلہ بھی اللہ ہی کرتا ہے (اٰل عمرٰن ۳:۲۶)۔ جس چیز کا ارادہ کرتا ہے اُسے کرلیتا ہے (البروج ۸۵:۱۶) کوئی طاقت اس کو روکنے والی نہیں ہے۔ توحید فی الافعال کی جہتیں مقرر کی جائیں تو بے شمار پہلو نکلتے ہیں یہاں بطور مثال صرف دو تین پہلو بیان کیے جاتے ہیں:

● **معبودِ حقیقی**: اس کائنات میں عبادت صرف اللہ کے لیے ہے۔ قرآن میں جابجا ارشاد ہے: تمھارا معبود صرف اللہ ہے (التغابن ۶۴:۱۳، البقرہ ۲:۱۶۳، النحل ۱۶:۲۲، الانبیا ۲۱:۱۰۸)۔ سجدہ، رکوع، دعا اور قربانی یعنی تمام مراسم عبادت صرف اللہ کے لیے ہیں۔ نیز یہ کہ اُس نے جن اور انسان کو صرف اپنی عبادت کے لیے پیدا کیا (الذاریات ۵۱:۵۸)۔ غرض اللہ کے سوا، نہ تو آسمان میں نہ ہی زمین میں، نہ آسمان کے اُوپر نہ زمین کے نیچے کوئی ایسی چیز ہے جو عبادت کی مستحق ہو۔ ارشاد نبویؐ ہے: ''اللہ کا بندوں پر یہ حق ہے کہ اسی کی عبادت کریں اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھیرائیں اور بندوں کا اللہ پر یہ حق ہے کہ وہ اُن کو عذاب نہ دے۔ (بخاری، کتاب الرقاق)

● **حاکمِ اعلیٰ**: اس کائنات میں حاکمیت، ملکیت اور اختیار صرف اللہ رب العالمین کا ہے۔ بِيَدِهٖ مَلَكُوْتُ كُلِّ شَيْءٍ (یٰسٓ ۳۶:۸۳) ''ہر چیز کی ملکیت اُسی کے ہاتھ میں ہے''۔ وَّلَمْ يَكُنْ لَّهٗ شَرِيْكٌ فِي الْمُلْكِ (الفرقان ۲۵:۲) ''جس کے ساتھ بادشاہی میں کوئی شریک نہیں ہے''۔ یہ کائنات اضداد کا مجموعہ ہے۔ یہاں خیر و شر کی کش مکش بھی ہے اور عروج و زوال کے طوفان بھی لیکن اس کے باوجود تنظیمِ کائنات بلکہ وجودِ کائنات کی بقا صرف اس لیے ہے کہ یہاں حکمران صرف اور صرف تنہا ربُ العالمین ہے۔ لَوْ كَانَ فِيْهِمَآ اٰلِهَةٌ اِلَّا اللّٰهُ لَفَسَدَتَا فَسُبْحٰنَ اللّٰهِ رَبِّ الْعَرْشِ عَمَّا يَصِفُوْنَ٥ (الانبیا ۲۱:۲۲) ''اگر زمین و آسمان میں ایک اللہ کے سوا دوسرے خدا بھی ہوتے تو زمین و آسمان دونوں کا نظام بگڑ جاتا پس پاک ہے اللہ ربُ العرش، اُن باتوں سے جو یہ لوگ بنا رہے ہیں'' اور وہ ہے اللہ وحدہٗ لاشریک۔ سورۂ زمر میں ہے: لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ثُمَّ اِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ٥ (الزمر ۳۹:۴۴) ''آسمانوں اور زمین کی بادشاہی کا وہی مالک ہے۔ پھر اسی کی طرف تم پلٹائے جانے والے ہو''۔ لَهٗ مَقَالِيْدُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ (الشوریٰ ۴۲:۱۲) ''وہ آسمان اور زمین کے خزانوں کی کنجیاں اُسی کے پاس ہیں''۔ يُدَبِّرُ الْاَمْرَ مِنَ السَّمَآءِ اِلَى الْاَرْضِ (السجدہ ۳۲:۵) ''وہ آسمان سے زمین تک دنیا کے

معاملات کی تدبیر کرتا ہے"۔ تخلیق میں، حاکمیت میں اور ملکیت میں کوئی اس کا شریک نہیں۔

سروری زیبا فقط اُس ذاتِ بے ہمتا کو ہے　　حکمراں ہے اِک وہی باقی بتانِ آذری

● **رزاقِ حقیقی:** تمام کائنات کا رب، روزی رساں، پالنہار اور بہترین رزق دینے والا اللہ ہی ہے۔ وہ صرف انسانوں کو ہی نہیں بلکہ چرند پرند، بَرّی و بحری حیوانات تک کو رزق دیتا ہے اور رزق کی اتنی اقسام اُس نے پیدا کر دی ہیں کہ جن کا شمار بھی مشکل ہے۔ اِنَّ اللّٰہَ ھُوَ الرَّزَّاقُ ذُو الْقُوَّۃِ الْمَتِیْنُ○ (الذاریات ۵۱:۵۸) "اللہ تو خود ہی رزاق ہے بڑی قوت والا اور زبردست"۔ وَاللّٰہُ خَیْرُ الرّٰزِقِیْنَ○ (الجمعۃ ۶۲:۱۱) "اور اللہ سب سے بہتر رزق دینے والا ہے"۔

● **مالک یوم الدین:** وہ حساب کے دن کا مالک ہے اور تمام انسان اور جن مرنے کے بعد اِس دنیا کی کارکردگی کی بنا پر اُس کے سامنے حساب کتاب کے لیے پیش ہوں گے اور ہر شخص کو اس کے اعمال کی بنیاد پر جزا و سزا ہوگی اور کسی کے ساتھ ناانصافی نہ ہوگی (البقرہ ۲:۱۲۳)۔ اَلْیَوْمَ تُجْزَوْنَ مَا کُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ○ (الجاثیہ ۴۵:۲۸، المومن ۴۰:۱۷) "آج تم لوگوں کو ان اعمال کا بدلہ دیا جائے گا جو تم کرتے رہے تھے"۔

انسان کی زندگی کا جائزہ لیا جائے تو وہ ایک لحہ بھی اللہ کے بغیر نہیں گزار سکتا۔ ○ پیدا اُسی نے کیا۔ ○ رزق وہی دیتا ہے جس کے بغیر زندہ نہیں رہا جاسکتا۔ ○ دنیا میں قدم قدم پر اس کا محتاج ہے۔ ○ لوٹ کر جانا بھی اُسی کے پاس ہے، بھاگ نہیں سکتا۔ انھی چار چیزوں میں زندگی گزر جاتی ہے۔ اسی لیے انسان کے پاس اس کا دامن تھامنے کے علاوہ کوئی چارہ ہے ہی نہیں۔

غرض اللہ کی جتنی بھی صفات ہیں ان سب کے تقاضے اگر صرف اور صرف اللہ رب العالمین کے لیے ہی پورے کیے جائیں گے تب ہی توحید مکمل ہوگی۔

توحید: وقت کی اہم ترین ضرورت

عالمی تناظر میں اقوامِ عالم کے حالات کا جائزہ لیا جائے تو اُمت مسلمہ سب سے زیادہ مجبور و مقہور اور پس ماندہ ہے اور مغربی اقوام کی ذہنی اور سیاسی غلام بن چکی ہے۔ حالانکہ مسلمان ہی تہذیب و تمدن کے بانی تھے اور باقی اقوام کو علم کی روشنی مسلمانوں سے ہی ملی تھی۔ پھر یہ پس ماندگی و تباہی کیوں؟ اس کی بنیادی وجہ یہ ہے کہ مسلمانوں نے 'توحید' کا سبق بھلا دیا ورنہ نبی کریم صلی اللہ

علیہ وسلم کی اطاعت کرتے ہوئے خلفاے راشدینؓ کی قیادت میں مسلم معاشرے سے اُس وقت کی سوپر طاقتیں روم و فارس لرزہ براندام تھیں۔ اس لیے کہ اُن کے دلوں میں اٹل اور غیرمتزلزل 'توحید' کے تصور پر ایمان موجود تھا جس کی وجہ سے وہ اللہ کے علاوہ دنیا کی کسی طاقت سے نہیں ڈرتے تھے۔ حقیقت بھی یہی ہے کہ ایمان کی حلاوت، چاشنی اور استحکام توحید کے بغیر ممکن ہی نہیں ہے۔ اللہ کی توحید پر صحابہ کرامؓ جیسا ایمان رکھنے والوں کے لیے اللہ کی طرف سے یہ اعلان آج بھی موجود ہے: اَنَّ الْاَرْضَ یَرِثُھَا عِبَادِیَ الصّٰلِحُوْنَo(الانبیاء ۲۱:۱۰۵) ''کہ زمین کے وارث ہمارے نیک بندے ہوں گے''۔ وَ اَنْتُمُ الْاَعْلَوْنَ اِنْ کُنْتُمْ مُّؤْمِنِیْنَo (اٰل عمرٰن ۳:۱۳۹، ھود ۱۱:۵۲) ''اور تم ہی غالب رہو گے اگر تم مومن ہو''۔

مسلمان نام کی ایک قوم تو اب بھی موجود ہے لیکن اُس کی حالت یہ ہے: یَخْشَوْنَ النَّاسَ کَخَشْیَۃِ اللّٰہِ اَوْ اَشَدَّ خَشْیَۃً (النساء ۴:۷۷) ''وہ لوگوں سے ایسا ڈر رہے ہیں جیسا خدا سے ڈرنا چاہیے یا کچھ اس سے (بھی) بڑھ کر''۔ اسی لیے ان کی کیفیت یہ ہے کہ گویا وہ کَاَنَّھُمْ خُشُبٌ مُّسَنَّدَۃٌ (المنافقون ۶۳:۴) ''یہ گویا لکڑی کے کندے ہیں جو دیوار کے ساتھ چُن کر رکھ دیے گئے ہوں''۔ حالانکہ جن قوتوں سے وہ ڈرتے ہیں اُن کی اصل حقیقت یہ ہے کہ: اِنَّ الَّذِیْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰہِ لَنْ یَّخْلُقُوْا ذُبَابًا وَّلَوِاجْتَمَعُوْا لَہٗ وَ اِنْ یَّسْلُبْھُمُ الذُّبَابُ شَیْئًا لَّا یَسْتَنْقِذُوْہُ مِنْہُ ضَعُفَ الطَّالِبُ وَ الْمَطْلُوْبُ o مَا قَدَرُوا اللّٰہَ حَقَّ قَدْرِہٖ اِنَّ اللّٰہَ لَقَوِیٌّ عَزِیْزٌ o (الحج ۲۲:۷۳،۷۴) ''جن معبودوں کو تم خدا کو چھوڑ کر پکارتے ہو وہ سب مل کر ایک مکھی بھی پیدا کرنا چاہیں تو نہیں کر سکتے بلکہ اگر مکھی ان سے کوئی چیز چھین لے جائے تو وہ اُسے چھڑا بھی نہیں سکتے۔ مدد چاہنے والے بھی کمزور اور جن سے مدد چاہی جاتی ہے وہ کمزور۔ ان لوگوں نے اللہ کی قدر ہی نہ پہچانی جیسا کہ اس کے پہچاننے کا حق ہے۔ واقعہ یہ ہے کہ قوت اور عزت والا تو اللہ ہی ہے''۔

اُمتِ مسلمہ کو اپنا کھویا ہوا مقامِ عظمت اور منصبِ امامت اُسی وقت حاصل ہوسکتا ہے جب وہ توحید پر دل و جان سے ڈٹ جائے اور اُن کی زندگیوں میں توحید کے اثرات واضح طور پر نظر بھی آئیں۔ صرف زبانی کلامی دعووں سے مسلمانوں کی موجودہ پستی کا علاج ممکن نہیں۔